O

ایک خواہش گلاب کی سی ہے
اک تمنا کہ خواب کی سی ہے

ذکر سے ڈھل گئے نظر اور قلب
اس کی تاثیر آب کی سی ہے

دلِ خستہ کی ایک ایک پرت
اک پرانی کتاب کی سی ہے

https://emad-ahmad.com/

آپ کی نظم میں چھپی ہر رمز
غمِ ہستی کے باب کی سی ہے

جستجو کو عروج کیا دیتا
آرزو ہی حباب کی سی ہے

آگہی، حاملِ و حصولِ طہر
آگہی، جو شراب کی سی ہے

آپ کی اور مری یہ گفت و شنید
اب سوال و جواب کی سی ہے

آ گئے ٹوٹ کر عماد احمد
اب کہو زیست آب کی سی ہے

https://emad-ahmad.com/